

از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 14 اگست 2000

کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز، کانپور

بنام

فلاک (انڈیا) پرائیویٹ لمیٹڈ سی-7، پنکی انڈسٹریل ایریا، کانپور

[بی این کرپال اور ڈی پی موہاپترا، جسٹس صاحبان]

مرکزی محصول اور نمک ایکٹ، 1944- دفعہ 35، A-35، B-35-مرکزی محصول قاعدے، 1944- رول 11، B-173-اپیل کے قابل حکم جس میں کسی خاص ٹیرف آئٹم کے تحت کسی پروڈکٹ کی درجہ بندی کی گئی ہو۔ جسے اپیل میں چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے بجائے، مشخص الیہ غلط درجہ بندی پر رقم کی واپسی کے لیے دعویٰ دائر کرنا۔ غیر چیلنج کا نتیجہ۔ حکم ہوا کہ، بعد میں رقم کی واپسی کے لیے دعویٰ دائر کر کے آرڈر کی درستگی پر سوال اٹھانے کے لیے کھلا نہیں ہے جو ڈگری/آرڈر پر عمل درآمد کی نوعیت کا ہے۔

پٹن کے ٹاٹ بنانے والے مدعا علیہ مدعا علیہ۔ مشخص الیہ نے درجہ بندی کی فہرست دائر کی جس میں دعویٰ کیا گیا کہ مذکورہ پروڈکٹ ٹیرف آئٹم A-22 کے تحت آتا ہے۔ اسٹنٹ کلکٹر نے ایک حکم کے ذریعے کہا کہ پروڈکٹ ٹیرف آئٹم B-22 کے تحت درجہ بندی کے قابل ہے۔ مشخص الیہ نے حکم کو چیلنج نہیں کیا، اس کے بجائے، اس نے غلط درجہ بندی کی بنیاد پر ادا کردہ ٹیکس کی واپسی کا دعویٰ کرتے ہوئے درخواست دائر کی۔ اسٹنٹ کلکٹر نے رقم کی واپسی کے دعوے کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ حکم حتمی ہو گیا ہے۔ مشخص الیہ نے کلکٹر (اپیل) کے سامنے اپیل دائر کی۔ کلکٹر نے اپیل کی اجازت دی اور معاملے کو اسٹنٹ کلکٹر کے پاس بھیج دیا تاکہ میرٹ پر معاملے پر دوبارہ غور کیا جاسکے۔ اپیل کنندہ نے CEGAT کے سامنے کلکٹر (اپیل) کے حکم کو ناکام چیلنج کیا۔

اس عدالت میں اپیل میں، مشخص الیہ نے دعویٰ کیا کہ ٹیکس کی واپسی کے دعوے کی صداقت اور پائیداری کا تعین کرنے کا دائرہ اختیار ایک آزاد دائرہ اختیار ہے اور اس دائرہ اختیار کو استعمال کرتے ہوئے، اسٹنٹ کلکٹر مصنوعات کی درجہ بندی کے حوالے سے اس کے ذریعے منظور کردہ کسی حکم سے پابند نہیں

ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

حکم ہوا کہ: 1. ایسے معاملے میں جہاں کسی عدالتی اتھارٹی نے کوئی حکم منظور کیا ہو جو قانون کے تحت اپیل کے قابل ہو اور متاثرہ فریق نے اپیل دائر کرنے کے قانونی حق کو استعمال کرنے کا انتخاب نہیں کیا ہو، فریق کے لیے یہ کھلا نہیں ہے کہ وہ حکم کی درستگی پر سوال اٹھائے۔ عدالتی اتھارٹی بعد میں اس بنیاد پر رقم واپسی کے لیے دعویٰ دائر کرے کہ عدالتی اتھارٹی نے اپنا حکم منظور کرنے میں غلطی کی تھی۔

[160 H; 161 A]

2. اگر اس حیثیت کو قبول کر لیا جاتا ہے تو سنٹرل ایکسائز ایکٹ اور قواعد میں فیصلے کی توضیحات، ایکٹ اور قواعد میں اپیل کی توضیحات اپنی مطابقت کھودیں گی اور پوری مشق بے کار ہو جائے گی۔ یہ حیثیت ایکٹ کی اسکیم کے خلاف ہوگی اور محصولات اور ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی کے پورے عمل میں غیر یقینی کا عنصر متعارف کرائے گی۔ اس طرح کی حیثیت کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ [161 B]

3. قاعدہ 11 کا ذیلی قاعدہ (3) یہ بھی بتاتا ہے کہ جہاں ایکٹ کے تحت اپیل یا نظر ثانی میں منظور کردہ کسی حکم کے نتیجے میں، کسی بھی ٹیکس کی واپسی کسی بھی شخص کے واجب الادا ہو جاتی ہے، مناسب انفر ایسے شخص کو اس کی طرف سے کوئی دعویٰ کیے بغیر رقم واپس کر سکتا ہے۔ یہ شق ایکٹ کے تحت اپیل یا ریویشنل اتھارٹی کے حکم سے منسلک اہمیت کی نشاندہی کرتی ہے۔ لہذا، اگر کسی حکم کو، جو ایکٹ کے تحت اپیل کے قابل ہے، چیلنج نہیں کیا جاتا ہے تو اس حکم پر سوال نہیں اٹھایا جاسکتا اور اس معاملے کو رقم کی واپسی کی کارروائی میں دوبارہ نہیں کھولا جانا چاہیے، جو ڈگری/آرڈر پر عمل درآمد کی نوعیت کا ہے۔ [161 C-D]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2552، سال 1989۔

سنٹرل ایکسائز کسٹمز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل، نئی دہلی کے A نمبر 739، سال 1984۔
D کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل مکمل روہتاگی، کے سوامی، آر این ورما اور پی پر میٹورن۔

مدعا علیہ کے خلاف ایک طرفہ۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس ڈی پی مہاپترانے سنایا۔

مرکزی محصول اور نمک ایکٹ، 1944 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کے تحت منظور کردہ اپیل کے قابل حکم کو چیلنج نہ کرنے کا نتیجہ اس اپیل میں تعین کے لیے پیدا ہوتا ہے۔ مزید واضح طور پر سوال یہ ہے کہ، ایسے معاملے میں جہاں سنٹرل ایکسائز کا اسسٹنٹ کلکٹر کسی خاص ٹیرف آئٹم اور مذکورہ حکم کے تحت کسی پروڈکٹ کی درجہ بندی کرنے کا حکم منظور کرتا ہے، حالانکہ قابل اپیل مشخص الیہ کی طرف سے اپیل میں چیلنج نہیں کیا جاتا ہے کہ آیا دائرہ ٹیکس کی واپسی کی درخواست میں مشخص الیہ اسسٹنٹ کلکٹر کے حکم پر غلط سوال کرنے کا حقدار ہے؟

سوال کے تعین کے لیے متعلقہ حقائق کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے: میسرز فلاک (انڈیا) پرائیویٹ لمیٹڈ۔ یہاں جواب دہندہ، ایکٹ کے تحت جاری کردہ I-4 لائسنس کے تحت نایلان کے ریوڑ کے ساتھ پٹن کے ٹاٹ کا کارخانہ دار تھا۔ مدعا علیہ نے درجہ بندی کی فہرست دائر کی جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ مذکورہ پروڈکٹ ٹیرف آئٹم A-22 کے تحت آتا ہے۔ اسسٹنٹ کلکٹر نے پروڈکٹ کے مندرجات اور مدعا علیہ کی طرف سے فراہم کردہ تفصیلات کی جانچ پڑتال کے بعد 21.1.1978 پر ایک حکم جاری کیا جس میں کہا گیا کہ زیر بحث پروڈکٹ ٹیرف آئٹم B-22 کے تحت درجہ بندی کے قابل ہے اور ٹیرف آئٹم A-22 کے تحت نہیں ہے اور ٹیکس کی قابل اطلاق شرح 25 فیصد نرخ بازار ہوگی۔ مذکورہ حکم میں اسسٹنٹ کلکٹر نے واضح طور پر کہا کہ مشخص الیہ اپنے حکم کے خلاف کلکٹر (اپیل) میں اپیل کر سکتا ہے۔ مشخص الیہ نے نہ تو کوئی اپیل دائر کر کے مذکورہ حکم کو چیلنج کیا اور نہ ہی اس نے احتجاج کے تحت ٹیکس ادا کی۔

مدعا علیہ نے 6.4.1979 پر ایک درخواست دائر کی جس میں ادائیگی شدہ ٹیکس کی واپسی کا دعویٰ کرتے ہوئے الزام لگایا گیا کہ زیر بحث پروڈکٹ کو ٹیرف آئٹم نمبر B-22 کے تحت غلط طور پر درجہ بند کیا گیا تھا، اس کے بجائے اسے ٹیرف آئٹم نمبر A-22 کے تحت درجہ بند کیا جانا چاہیے تھا اور یہ کہ تفریق ٹیکس کو واپس کیا جانا چاہیے۔ مدعا علیہ کو نوٹس کی خدمت کے بعد اسسٹنٹ کلکٹر نے رقم کی واپسی کے دعوے کو اس بنیاد پر مسترد کرتے ہوئے 27.8.1980 کا حکم منظور کیا کہ ٹیرف آئٹم B-22 کے تحت آنے والے پروڈکٹ کی درجہ بندی کرنے والے 21.1.1978 کے حکم نے حتمی حیثیت حاصل کر لی تھی، اور اس وجہ سے، رقم کی واپسی کا دعویٰ قابل قبول نہیں تھا۔

مدعا علیہ نے مذکورہ حکم پر زور دیتے ہوئے کلکٹر (اپیلیں)، نئی دہلی کے سامنے اپیل دائر کی۔ کلکٹر نے 6.1.1984 کے حکم سے اپیل کی اجازت دی، اور 27.8.80 کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ اسسٹنٹ کلکٹر کے ذریعے منظور کیا گیا اور معاملے کو اس کے پاس بھیج دیا گیا جس میں یہ سوال بھی شامل تھا کہ آیا سامان ٹیرف آئٹم A-22 یا B-22 کے تحت درجہ بندی کے قابل تھا یا نہیں۔ یہاں اپیل کنندہ نے کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل (CEGAT) کے سامنے اپیل دائر کر کے کلکٹر (اپیلیں) کے حکم کو

چیلنج کیا جسے 19.9.88 کو منظور کردہ حکم سے مسترد کر دیا گیا۔ سنٹرل ایکسائز، کانپور کے کلکٹر کی طرف سے دائر کی گئی اس اپیل میں مذکورہ حکم کو چیلنج کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا پیرا گراف میں بیان کردہ حقائق پر پہلے وضع کردہ سوال تعین کے لیے پیدا ہوتا ہے۔ وضع کردہ نکتے کا حل اس سوال کے جواب پر منحصر ہے کہ آیا ادا کردہ ٹیکس کی واپسی کے لیے درخواست پر غور کرتے وقت اسسٹنٹ کلکٹر کا دائرہ اختیار زیر بحث مصنوعات کی درجہ بندی کا تعین کرنے میں اس کے زیر استعمال دائرہ اختیار سے آزاد ہے۔ مدعا علیہ - مشخص الیہ کی یہ دلیل ہے کہ ٹیکس کی واپسی کے دعوے کی صداقت اور پائیداری کا تعین کرنے کا دائرہ اختیار ایک آزاد دائرہ اختیار ہے اور اس دائرہ اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اسسٹنٹ کلکٹر مصنوعات کی درجہ بندی کے حوالے سے اتھارٹی کی طرف سے منظور کردہ کسی حکم سے پابند نہیں ہے۔ اس طرح اسسٹنٹ کلکٹر پروڈکٹ کی درجہ بندی کے سوال سے متعلق معاملے میں اس کے ذریعے منظور کیے گئے پچھلے حکم سے جڑے بغیر میرٹ پر ٹیکس کی واپسی کے دعوے پر آزادانہ طور پر غور کر سکتا ہے اور ٹیکس آرڈم B-22 کے تحت مصنوعہ کی درجہ بندی کے احکامات کو چیلنج کرنے میں مشخص الیہ کی طرف سے ناکامی کا کوئی نتیجہ نہیں ہے۔

متعلقہ وقت پر ٹیکس کی واپسی کے دعوے کا التزام قاعدہ 11 میں کیا گیا تھا۔ مذکورہ قاعدہ اس طرح

ہے:

"قاعدہ 11 ٹیکس کی واپسی کا دعویٰ:-

(1) کوئی بھی شخص جو اپنی طرف سے ادا کردہ کسی بھی ٹیکس کی واپسی کا دعویٰ کرتا ہے وہ ٹیکس کی ادائیگی کی تاریخ سے چھ ماہ کی ميعاد ختم ہونے سے پہلے سنٹرل ایکسائز کے اسسٹنٹ کلکٹر کو اس طرح کی ٹیکس کی واپسی کے لیے درخواست دے سکتا ہے:

بشرطیکہ، چھ ماہ کی حد کا اطلاق اس جگہ پر نہیں ہوگا جہاں احتجاج کے تحت کوئی ٹیکس ادا کی گئی ہو۔

وضاحت: جہاں ان قواعد کے تحت کسی ٹیکس کی ادائیگی ٹیکس کی قیمت یا شرح کی بنیاد پر عارضی طور پر کی جاتی ہے، چھ ماہ کی مدت کا حساب اس تاریخ سے کیا جائے گا جس پر ٹیکس کو مرتب کیا جاتا ہے، قیمت یا ٹیکس کی شرح کے حتمی تعین کے بعد، جیسا بھی معاملہ ہو۔

(2) اگر ایسی کوئی درخواست موصول ہونے پر سنٹرل ایکسائز کا اسسٹنٹ کلکٹر مطمئن ہو جاتا ہے کہ درخواست گزار کی طرف سے ادا کردہ ٹیکس کا پورا یا کوئی حصہ اسے واپس کر دیا جائے، تو وہ اسی کے مطابق حکم دے سکتا ہے۔

(3) جہاں ایکٹ کے تحت اپیل یا نظر ثانی میں منظور کردہ کسی حکم کے نتیجے میں، کسی بھی ٹیکس کی واپسی کسی بھی شخص کی واجب الادا ہو جاتی ہے، مناسب افسر اس شخص کو اس کی طرف سے کوئی دعویٰ کیے بغیر رقم واپس کر سکتا ہے۔

(4) ان قواعد کے ذریعہ یا اس کے تحت فراہم کردہ دوسری صورت میں کسی بھی ٹیکس کی واپسی کے دعوے پر غور نہیں کیا جائے گا۔

وضاحت: اس اصول کے مقاصد کے لیے، "رقم کی واپسی" میں قواعد 12 اور 12A میں مذکور چھوٹ شامل ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 35 کلکٹر (اپیلیں) کو اپیل کے حوالے سے فراہم کرتی ہے۔ اس کی ذیلی دفعہ (1) میں یہ کہا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص جو سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر سے کم رینک کے سنٹرل ایکسائز آفیسر کے ذریعہ ایکٹ کے تحت کسی فیصلے یا حکم سے متاثر ہے، اس طرح کے فیصلے یا حکم کے بارے میں کلکٹر (اپیلیں) کو مطلع کرنے کی تاریخ سے 3 ماہ کے اندر اپیل کر سکتا ہے۔ ذیلی دفعہ (1) کی شق میں کلکٹر (اپیلیں) کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مدت میں مزید تین ماہ کی توسیع کرے اگر وہ مطمئن ہو کہ اپیل کنندہ کو ذیلی دفعہ کے تحت مقرر کردہ تین ماہ کی مدت کے اندر مذکورہ اپیل پیش کرنے سے کافی وجہ سے روکا گیا تھا۔ دفعہ A-35 اپیل کو نمٹانے کے لیے اپنائے جانے والے طریقہ کار کا تعین کرتی ہے۔ اس کی ذیلی دفعہ (3) میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ کلکٹر (اپیلیں) اس طرح کی مزید تفتیش کرنے کے بعد جو ضروری ہو، ایسا حکم دے سکتا ہے جو وہ مناسب سمجھے، اس فیصلے یا حکم کی تصدیق، ترمیم یا اسے کالعدم قرار دے، یا اس معاملے کو اس طرح کی ہدایات کے ساتھ عدالتی اتھارٹی کے پاس واپس بھیج سکتا ہے جو وہ کسی نئے فیصلے یا فیصلے کے لیے مناسب سمجھے، جیسا کہ معاملہ ہو۔ مذکورہ ذیلی دفعہ کی شق موجودہ مقدمے کے مقصد کے لیے متعلقہ نہیں ہے۔ دفعہ 35B(1)(b) دفعہ 35A کے تحت کلکٹر (اپیلیں) کے ذریعے منظور کردہ حکم کو اپیل ٹریبونل میں قابل اپیل بناتی ہے۔

ایکٹ کی مذکورہ بالا کی توضیحات سے یہ موقف واضح ہے کہ ایکٹ کے تحت کسی اتھارٹی کے ذریعے منظور کیا گیا کوئی بھی حکم کلکٹر (اپیلیں) کے پاس اپیل کے قابل ہے اور کلکٹر (اپیلیں) کے حکم کے خلاف اپیل ٹریبونل میں مزید اپیل بھی دفعہ 35 میں فراہم کی گئی ہے۔ ایکسائز ٹیکس وصول کرنے کے لیے متعلقہ معاملے کے فیصلے اور تعین کے لیے حکام کا درجہ بندی ایک مقصد کے لیے ہے۔ یہ کوئی خالی رسمی بات نہیں

ہے۔ محصولات وصول کنندہ کے ذریعہ تیار کردہ سامان کی درجہ بندی محصولات عائد کرنے اور جمع کرنے کے مقصد کے لیے اہم ہے۔ قاعدہ 173B کے تحت ہر مشخص الیہ کو منظوری کے لیے اپنے تیار کردہ سامان کی فہرست مناسب افسر کے پاس فائل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور مناسب افسر اس طرح کی تحقیقات کے بعد ایسی ترامیم کے ساتھ فہرست کی منظوری دے گا جو اسے مناسب لگے اور اس کے بعد ہی تمام منظوریوں دی جانی ہیں۔

اپیل کا حق قانون کی تخلیق ہے۔ یہ ایک بنیادی حق ہے۔ اپیلٹ اتھارٹی کا حکم نچلے اتھارٹی پر پابند ہے جو اعلیٰ اتھارٹی کے حکم کو نافذ کرنے کا پابند ہے۔ ہدایت پر عمل کرنے سے انکار انصاف سے انکار اور حکام کے درجہ بندی پر مبنی انصاف کے انتظام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک کو تباہ کرنے کے مترادف ہوگا۔

اس سوال کی طرف آتے ہوئے جو اٹھایا گیا ہے اس میں شک کی گنجائش بہت کم ہے کہ ایک ایسا مقدمہ جہاں عدالتی اتھارٹی نے ایک حکم منظور کیا ہے جو قانون کے تحت اپیل کے قابل ہے اور متاثرہ فریق نے اپیل دائر کرنے کے قانونی حق کو استعمال کرنے کا انتخاب نہیں کیا ہے، یہ فریق کے لیے کھلا نہیں ہے کہ وہ اس بنیاد پر رقم کی واپسی کے لیے دعویٰ دائر کر کے فیصلہ کن اتھارٹی کے حکم کی درستگی پر سوال اٹھائے کہ فیصلہ کن اتھارٹی نے اپنا حکم منظور کرنے میں غلطی کی تھی۔ اگر اس موقف کو قبول کر لیا جاتا ہے تو ایکٹ اور قواعد میں فیصلے کی توضیحات، ایکٹ اور قواعد میں اپیل کی توضیحات اپنی مطابقت کھودیں گی اور پوری مشق بے کار ہو جائے گی۔ یہ موقف، ہمارے خیال میں، ایکٹ کی اسکیم کے منافی ہوگا اور محصولات اور ایکسائز ٹیکس کی وصولی کے پورے عمل میں غیر یقینی کا عنصر متعارف کرائے گا۔ اس طرح کی حیثیت کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ہماری طرف سے لیا گیا نظریہ قاعدہ 11 کے ذیلی قاعدہ (3) کی شق سے بھی حمایت حاصل کرتا ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جہاں ایکٹ کے تحت اپیل یا نظر ثانی میں منظور کردہ کسی حکم کے نتیجے میں، کسی بھی ٹیکس کی واپسی کسی بھی شخص کی واجب الادا ہو جاتی ہے، مناسب افسر اس شخص کو اس کی طرف سے کوئی دعویٰ کیے بغیر رقم واپس کر سکتا ہے۔ یہ شق ایکٹ کے تحت اپیلٹ یا ریویشنل اتھارٹی کے حکم سے منسلک اہمیت کی نشاندہی کرتی ہے۔ لہذا، ایک حکم جسے ایکٹ کے تحت اپیل کی جاسکتی ہے، اسے چیلنج نہیں کیا جاتا ہے، تب حکم پر سوال نہیں اٹھایا جاسکتا اور اس معاملے کو رقم واپسی کی کارروائی میں دوبارہ نہیں کھولا جانا چاہیے، اگر ہم اسے ایسا کہتے ہیں، تو یہ ایک ڈگری / حکم پر عمل درآمد کی نوعیت کا ہے۔ موجودہ معاملے میں اسسٹنٹ کلکٹر کے حکم میں خاص طور پر یہ ذکر کیا گیا تھا کہ اگر رائے دی جائے تو مشخص الیہ کلکٹر (اپیل) کے سامنے حکم کے خلاف اپیل دائر کر سکتا ہے۔

مذکورہ بالا پیرا گراف میں ہونے والی بحثوں اور اس میں بیان کردہ وجوہات پر ٹریبونل کا حکم ناقابل برداشت ہے۔ اس کے مطابق، اپیل منظور کی جاتی ہے اور اعتراض شدہ حکم کو اخراجات کے ساتھ منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔